از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف یو۔پی و دیگر

بنام

راجندرا سنگھ

تاریخ فیصلہ:25 جنوری 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون،1894:

دفعات 18،20—معاوضہ-کا ایوارڈ-دعویدار پر قابل اعتماد اور قابل قبول ثبوت پیش کرنے کا ذمہ داری-اس کے بعد اسے غلط ثابت کرنے کا ذمہ داری ریاست پر ڈال دی جاتی ہے-عدالت کو شواہد کا انسانی طرز عمل اور ہوشیار خریدار کے کسوٹی پر احتیاط سے جائزہ لینا چاہیے—غیر قانونیوں سے دوچار عدالتوں کے ذریعہ اپنایا گیا نقطہ نظر-دعویدار اور حصول اراضی کے افسر کو موقع فراہم کرنے کے بعد معاوضے کا تعین کرنے کے لیے ریفرنس کورٹ کو بھیجا گیا معاملہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2921،سال 1996۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے ایف اے نمبر 233،سال 1988 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پر مود سوروپ اور اے کے سریواستو۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بی ایس جین، جے پی سنگھ اور اے کے اگروال۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل الہ آباد عدالت عالیہ کے 3 فروری 1994 کے ایف اے نمبر 88/233 کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ ضلع اعظم گڑھ کی تحصیل محمد آباد، پرگنہ چنیا کوٹ کے داؤد پور میں واقع 5.357 ایکڑ زرعی آراضی سرسا اپیکا کی تعمیر کے لیے حاصل کی گئی تھی۔ حصول اراضی کے افسر نے 10 جنوری 1985 کے اپنے حکم میں معاوضے کا تعین 3,658.87 روپے فی ایکڑ کے حساب سے کیا۔ اس سے نالاں، مدعا علیہ نے حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 18 کے تحت دیوانی کورٹ میں حوالہ طلب کیا۔ دیوانی کورٹ نے 17 فروری 1988 کو اپنے ایوارڈ اور ڈگری میں معاوضے کو بڑھا کر 30,000 روپے فی ایکڑ کر دیا۔ ریفرنس کورٹ کے فیصلے سے ناخوش، دعویداروں کے ساتھ ساتھ ریاست دونوں نے اپیل دائر کی۔ متنازعہ فیصلے میں جج نے معاوضہ @69,013.11 روپے فی ایکڑ دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ دفعہ 18 کے تحت دعویدار کا حصول اراضی کے افسر کے فیصلے سے عدم اطمینان ہونے کی وجہ سے، جب ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے، تو دعویدار جیسے مدعی پر ہمیشہ یہ بوجھ ہوتا ہے کہ وہ حاصل شدہ زمین کو مناسب، منصفانہ اور مناسب معاوضہ ثابت کرنے کے لیے قابل اعتماد اور قابل قبول ثبوت پیش کرے۔ اگر اس طرح کا ثبوت پیش کیا گیا تو اسے غلط ثابت کرنے کا بوجھ ریاست پر پڑتا ہے۔ یہ مزید طے شدہ قانون ہے کہ مشتری بائع یا فروش کی جانچ پڑتال کے بغیر، ایوارڈ یا دستاویزات کے بیان میں دائر کردہ مشتری کے لین دین ثبوت نہیں ہیں۔ عدالت کا فرض ہے کہ وہ انسانی طرز عمل اور محتاط خریدار کی کسوٹی پر ثبوت کا احتیاط سے جائزہ لے۔ تسلیم شدہ طور پر، اس معاملے میں، اگرچہ حوالہ عدالت کی طرف سے مشتری کے چار لین دین کا حوالہ دیا گیا ہے، لیکن نہ تو بائع اور نہ ہی بائع کی جانچ کی گئی اور نہ ہی یہ ثابت کیا گیا کہ اس کے تحت منظور شدہ مشتری کا غور درست ہے اور جن قیمتوں کے لیے مشتری پر عمل درآمد کیا گیا وہ خواہش مند بائع اور خواہش مند بائع کے درمیان حقیقی تھی۔ اسی طرح، دعویدار پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ ہے کہ فروخت کے لین دین سے متعلق زمینوں اور حصول کے تحت زمینوں کی ایک ہی قیمت ہے، زمینوں کی نوعیت ایک جیسی ہے اور وہ ایک ہی قیمت حاصل کرنے کے قابل ہیں، اور اسی طرح دیگر حالات بھی موازنہ خصوصیات کے طور پر ہیں۔ بدقسمتی سے، نہ تو ریفرنس کورٹ اور نہ ہی عدالت عالیہ نے معاملے کے اس قانونی پہلو پر غور کیا ہے اور ان فروخت کے معاہدوں کی قیود پر آگے بڑھا ہے۔ یہ یکساں طور پر طے شدہ قانون ہے کہ عدالتوں کو خیالی قیمت طے کرنے کے تصورات کے کارناموں سے گریز کرنا چاہیے، اور یہ دیکھنے کے لیے کہ آیا بازار کی عام حالت میں کام کرنے والا ایک

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سمجھدار خریدار وہ قیمت پیش کرنے کو تیار ہو گا جس کا ذکر مشتری کے واقعات میں کیا گیا ہے۔عدالت کو واضح طور پر اور احتیاط سے شواہد کا جائزہ لینا چاہیے اور سرکاری خزانے پر غیر ضروری بوجھ سے گریز کرتے ہوئے اور حاصل شدہ زمین کو مناسب اور منصفانہ معاوضے کے مطابق بازاری باو کا تعین کرنا چاہیے۔ نچلی عدالتوں کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر ہی غیر قانونیوں سے گھرا ہوا ہے اور اس لیے ہمیں حاصل شدہ زمین کے سلسلے میں مناسب اور مناسب معاوضے کا تعین کرنے کے لیے ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرنے کی کوئی قانونی بنیاد نہیں ملتی ہے۔

ان حالات میں، ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں بچا ہے کہ ہم ریفرنس کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کی ڈگری اور ایوارڈ کو الگ کر دیں اور معاملہ ریفرنس کورٹ کو بھیج دیں تاکہ دعویدار کے ساتھ ساتھ اراضی کے حصول کے افسر کو بھی موقع دیا جاسکے کہ وہ مقدمہ میں ثبوت پیش کریں اور پھر قانون کے مطابق معاوضے کا تعین کریں۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے لیکن، حالات میں، فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document